قال رسول الله ﷺ انت مني يا معاوية وانا منك

شانِ امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احادیث و آثار کی روشنی میں

کتب شیعہ کے 53
حوالہ جات کے ساتھ

از ترجمان اہلسنت ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز
جامع مسجد عمر روڈ کامونکے
0333-8173630

نام کتاب —— شانِ امیر معاویہ احادیث و آثار کی روشنی میں

تصنیفِ لطیف —— ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ

تعداد —— 1000

صفحات —— 64

کمپوزنگ —— ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی
03466049748

انتساب

ہر اس غیرت مند صاحبِ ایمان مسلمان کے نام

جو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو جان سے

زیادہ عزیز سمجھتا ہے اور اُسے دل و جان سے تسلیم کرنے کا جذبہ رکھتا ہے

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں ان کے داماں کے لئے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خیر اندیش

/

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

03007422469

نذرانۂ عقیدت

علی کی شان و فضیلت بھی ہے بلند بڑی
معاویہ کا بھی لیکن مقام اپنا ہے
جو وہ نبی کا اخی ہے تو یہ ہے کاتب وحی
جبھی تو دونوں کی تعظیم کام اپنا

رکھ معتدل ہمیشہ عقیدے کا زاویہ
گر چاند ہیں علی تو ستارہ معاویہ
اصحاب و آل کا نہ کیا جس نے احترام
ٹھہرے گا وہ ضرور سزا وارِ ہاویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

حدیث کا مفہوم:

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی یہ تعریف کی گئی ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو، وہ صراحۃً ہو یا حکماً، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے، تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کوئی کام کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کوئی بات کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رد نہیں کیا بلکہ خاموش رہے اور عملی طور پر اسے ثابت فرما دیا۔ اسی طرح حدیث کا لفظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول و فعل اور تقریر پر بھی بولا جاتا ہے اور اسی طرح حدیث کا لفظ تابعین کے قول و فعل اور تقریر پر بھی بولا جاتا ہے اور صحابی اس مقدس ہستی کو کہتے ہیں جسے حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔ اور تابعی اس محترم ذات کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا۔ (ماخوذ از: الخیرات الحسان / التحفۃ النعمانیہ)

اسی بنیاد پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

جان لے کہ بلا شبہ جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق نبی کریم ﷺ کے قول، فعل اور آپ کی تقریر پر کیا جاتا ہے اور تقریر کا معنی ہے کہ کسی نے آپ کے سامنے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ نے اس کا انکار نہ کیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا، بلکہ آپ خاموش رہے اور اسے ثابت رکھا، اور اسی طرح صحابی رضی اللہ عنہ کے قول، فعل اور اس کی تقریر پر بھی حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے، اور تابعی علیہ الرحمہ کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہا جاتا ہے۔ پس جس حدیث کا سلسلہ روایت نبی اکرم ﷺ تک پہنچے اسے ''حدیث مرفوع'' جس کا سلسلہ روایت کسی صحابی تک پہنچے اسے ''حدیث موقوف'' اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی تابعی تک پہنچے اسے ''حدیث مقطوع'' کہا جاتا ہے۔ اور تحقیق بعض محدثین نے مرفوع اور موقوف کو حدیث کہا ہے، جبکہ مقطوع کو اثر کہا جاتا ہے۔ (مقدمہ مشکوٰۃ ص ۳)

چنانچہ سطور ذیل میں ہم حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان، فضیلت، مقام اور مرتبہ وعظمت پر احادیث مرفوعہ اور موقوف ومقطوع روایات سپرد قلم کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یعنی شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وہ روایات جن کا تعلق حضور اکرم، نبی مکرم، رسول محتشم ﷺ کی ذات مبارک سے ہے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال اور بعد ازیں تابعین عظام کے مقولات نقل کریں گے، تاکہ آپ کی شان میں [illegible] کرنے والوں کو غور وفکر کا موقع مل سکے اور وہ اپنی محض تاریخی روایات کے یکطرف[illegible] داری اور ناانصافی پر مبنی مواد کے مطالعہ کے گھمنڈ میں ایک جلیل

القدر، عظیم المرتبت صحابی رسول (ﷺ و رضی اللہ عنہ) کے متعلق بدگمانیوں کی اصلاح کر سکیں

احادیث فضائل پر ایک شبہ کا ازالہ

بعض حضرات اس غلط فہمی میں سرگرداں ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کوئی حدیث بھی وارد نہیں، ان کے فضائل پر مشتمل روایات بنو امیہ یا ان کے حامیوں نے گھڑ رکھی ہیں، اس لئے ایسی روایات قابل اعتبار نہیں ہیں۔

۞...... حالانکہ یہ شبہ بالکل باطل اور شیطانی وسوسہ ہے، کیونکہ آپ کے مناقب اور فضائل متعدد احادیث سے ثابت ہیں، جس کی تفصیل ہمارے مقالہ میں درج کردہ روایات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ آپ کے فضائل پر علماء ومحدثین نے مستقل کتب بھی لکھیں اور کتب احادیث میں آپ کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے باقاعدہ عنوان بھی قائم کئے ہیں۔ مثلاً:

①...... امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ جیسے بلند پایا محدث نے صحیح البخاری جلد اول کتاب المناقب (صفحہ ۵۳۱)، فضائل کے بیان میں ''ذکر معاویہ''۔ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر) کا عنوان قائم کرکے آپ کے صحابی اور فقیہہ ہونے پر روایات لکھی ہیں۔ اور اپنی کتاب میں ان سے آٹھ روایات (جنہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے) نقل کی ہیں۔ اگر امام بخاری علیہ الرحمہ کے نزدیک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کوئی شان، فضیلت نہ ہوتی یا ان کی ذات میں کوئی معاذ اللہ فسق، ظلم اور ناانصافی والی بات ہوتی تو وہ ان سے روایت کرنا تو درکنار ان کا ذکر کرنا ہی مناسب نہ جانتے۔

②......صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں امام ترمذی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت والی احادیث نقل کرنے سے پہلے ''ابواب المناقب'' جزءدوم صفحہ ۲۲۴ پر یوں عنوان قائم کیا ''مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوسفیان کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان۔

③......حدیث شریف کی معروف کتاب ''مشکوٰۃ شریف'' میں ''باب جامع المناقب'' (مختلف حضرات کے فضائل کا بیان) کی دوسری فصل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان والی احادیث درج کی ہیں۔

④......حافظ ابوالقاسم ھبۃ اللہ لالکائی (متوفی ۴۱۸ھ) نے ''شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ'' جلد۲ صفحہ ۳۴۹ پر ان الفاظ سے باب باندھا ہے ''سیاق ماروی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبدالرحمان معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما'' یعنی نبی کریم ﷺ کی وہ روایات جن میں حضرت ابوعبدالرحمان معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

⑤......حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کی سیرت اور تاریخ پر مشہور زمانہ کتاب ''البدایہ والنہایہ'' مطبوعہ دار ابن حزم کی جلدا صفحہ ۱۶۳۲ پر اس طرح عنوان سجایا گیا ہے ''وھذہ ترجمۃ معاویہ رضی اللہ عنہ وذکر شئی من ایامہ ودولتہ وما ورد فی مناقبہ وفضائلہ'' یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات اور مملکت اور ان روایات کا ذکر جن میں آپ کے مناقب اور فضائل کا بیان ہے۔

نیز قبل ازیں صفحہ ۱۵۷۱ پر یوں عنوان لکھا تھا ''فضل معاویۃ بن ابی سفیان

رضی اللہ عنہ'' یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں ایسی مزید کئی امثلہ پیش کی جاسکتی ہیں، لہٰذا نام نہاد مذہبی پیشواؤں کو آپ کے فضائل ومناقب کا انکار کر کے اپنی عاقبت برباد نہیں کرنی چاہیے اور دوسروں کی گمراہی کا سبب نہیں بننا چاہیے۔

②......دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے مقالہ میں کئی احادیث حتی کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات بھی درج کی گئی ہیں کیا وہ بھی موضوع اور گھڑی ہوئی ہیں۔

استغفر اللہ......

ثابت ہوا کہ یہ فکر مردود ہے کہ بنوامیہ نے آپ کی شان میں حدیثیں بنائی ہیں اور کسی صحیح حدیث سے آپ کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ معاملہ اس کے برعکس ہے، شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق صحیح احادیث بھی وارد ہیں۔

③......تیسری بات یہ ہے اگر بعض احادیث اس طرف گھڑی گئی ہیں (حالانکہ اگر وہ نہ بھی ہوں تو آپ کی شان پھر بھی واضح اور ثابت ہے) تو دوسری طرف بھی نظر فرمالیں، شان اہلبیت رضی اللہ عنہم میں بھی تو کئی احادیث گھڑی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو!

①......ملا علی قاری لکھتے ہیں: اما ما وضعه الرافضة فی فضائل علی فاکثر من أن یعد، قال الحافظ ابو یعلیٰ: قال الخلیلی فی "کتاب الارشاد" وضعت الرافضة فی فضائل علی واهل البیت نحو ثلاث مأة الف حدیث ولا تستبعد هذا فانك لو تتبعت ما عندهم من ذلك لوجدت الامر كما قال (الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ ص ۴۴۳ تحت ۱۳۰۷)

یعنی اور وہ روایتیں جو رافضیوں (شیعوں) نے حضرت علی کے فضائل میں

گھڑی ہیں وہ شمار سے باہر ہیں، حافظ ابو یعلیٰ نے لکھا ہے: خلیلی نے کتاب الارشاد میں بیان کیا ہے کہ رافضیوں نے حضرت علی اور اہلبیت کی شان میں تین لاکھ احادیث بنا رکھی ہیں، اور یہ بات کچھ بعید بھی نہیں اگر تم ان کی روایات کی تلاش کرو تو ایسا ہی پاؤ گے، جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔

(۲)...... مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:

اشعۃ اللمعات (میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی) نے فرمایا کہ آپ کے فضائل میں روافض نے بہت احادیث گھڑ بھی لی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۲۴)

تو کیا خیال ہے اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کسی نے کوئی حدیث موضوع بیان کردی تو اس سے آپ کے فضائل والی تمام روایات کا انکار کیا جاتا ہے، پھر تو حضرت علی اور دیگر اہلبیت کے فضائل اور مناقب کا بھی رد کرنا چاہئے، اور ان کے فضائل کو بیان کرنے سے توبہ کرنی چاہئے کیونکہ ان کی شان میں تو بے شمار روایات گھڑی گئی ہیں۔ جبکہ ہمارے نزدیک دونوں ہی باتیں غلط ہیں، ہم باطل کو باطل اور حق کو حق کہنے کے علمبردار ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں اگر کوئی روایت بالاتفاق موضوع ہے تو مردود ورنہ مقبول ہے، ایسے ہی شان اہلبیت اور ہر کسی کی فضیلت وعظمت کے متعلق گھڑی ہوئی باتیں باطل ہیں، اور ثابت شدہ حدیثیں حق ہیں، (امیر معاویہ ص ۸۹ از مفتی احمد یار خاں، حق چار یار ص ۳۷۲ تا ۳۷۷، منیر العین ص ۵۳)

فائدہ: بعض لوگ ایک قول بیان کردیتے ہیں کہ حضرت معاویہ کی فضیلت میں کوئی

حدیث ثابت نہیں حالانکہ یہ بات حقائق وواقعات کے خلاف ہے کیونکہ:

(۱)...... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: واکتفینا بما اوردناہ من الاحادیث الصحاح والحسان والمستجادات۔ (البدایہ والنہایہ ج ا ص ۱۶۳۵، ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ)

ہم نے آپ کی شان میں وارد شدہ صحیح، حسن اور عمدہ احادیث بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

(۲)...... علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

ورد فی فضائلہ احادیث قلما تثبت۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱۹۴)

ترجمہ: یعنی آپ کے فضائل کی احادیث ثابت بھی ہیں

(۳)...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

بعض جاہل بول اٹھتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ یہ ان کی نادانی ہے۔ علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں۔ یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ عزیزو مسلم کہ صحت نہیں پھر حسن کیا کم ہے، حسن بھی نہ سہی، یا ضعیف بھی مستحکم ہے۔ (انگوٹھے چومیئے ص ۵۴ مطبوعہ فرید بک سٹال، فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۷۸)

نوٹ: اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔

آپ کی شان کے خلاف بیان کی جانے والی روایات کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ منکرین اور معاندین کو ہدایت عطا فرمائے، ایک طرف تو وہ آپ کی

فضیلت وشان والی روایات کو موضوع اور گھڑی ہوئی کہہ کر رد کر دیتے ہیں اور دوسری طرف کچھ ایسی روایات پیش کرنے کی جسارت کرتے نہیں شرماتے، جن میں آپ کی شان کے خلاف باتیں مذکور ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس طرح کرنے سے ان کے مکروہ عزائم پروان چڑھتے اور باطل نظریات کو تقویت پہنچتی ہے اور یہ چیز ان کی بیمار فکر اور ذہنی آوارگی کی آبیاری کرتی ہے......اور بس!

حالانکہ وہ روایات باطل ومردود اور موضوع ہیں یا کچھ روایات ایسی ہیں جن کا یہ لوگ مفہوم سمجھنے سے ہی عاری ہیں، بطور مثال چند روایات کی حقیقت حاضر خدمت ہے۔

(۱)......یہ روایت بیان کی جاتی ہے:

اذا رأیتم معاویة علی منبری فاقتلوه۔

ترجمہ: جب تم معاویہ کو میری منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دو۔

اس کے جواب میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"وهذا الحديث كذب بلا شك" اور یہ روایت بلاشک وشبہ جھوٹ ہے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع ہے کہ: اذا رأیتم معاویة یخطب علی منبری فاقبلوه فانه امین مأمون۔ جب تم معاویہ کو میرے منبر پہ خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اُسے قبول کرو کیونکہ بے شک وہ ایمانت دار اور امن دیا گیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۶۴۲، وھذہ ترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ)

(۲)......ایک جھوٹی بات یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہل مصر کو

کہا کہ امیر معاویہ کے پاس جا کر انہیں "السلام علیک یارسول اللہ" کہنا، جب انہوں نے اس طرح سلام کیا تو حضرت معاویہ نے کہا: اے عمرو! ان لوگوں کے ایمان کا سودا کتنے داموں میں کیا ہے؟

حالانکہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہل مصر کے ایک وفد کو راستے میں ہی کہہ دیا تھا کہ "فلا تسلموا علیه بالخلافة فانه لایحب ذلك" تم حضرت معاویہ کی خدمت میں جا کر خلیفہ کہہ کر سلام نہ کہنا، وہ اسے پسند نہیں کرتے......لیکن انہوں نے جا کر خود ہی "السلام علیک یارسول اللہ" کہہ دیا تو حضرت عمرو نے انہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا: قبحکم الله انهیتکم عن أن تسلموا علیه بالخلافة فسلمتم علیه بالنبوة۔ تمہارا بُرا ہو! میں نے تمہیں خلافت کے لفظ سے سلام کرنے سے روکا، تم نے نبوت کے الفاظ سے سلام کہہ دیا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۱۶۴۶)

(۳)......ایک اعتراض درج ذیل حدیث کی بنا پر بھی کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لااشبع الله بطنه' ۔ اللہ معاویہ کا پیٹ نہ بھرے۔ معترض کہتے ہیں کہ اس میں ان کی تنقیص ہے، حالانکہ محدثین نے اسے ان کے فضیلت کے طور پر بیان کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"......امام مسلم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث بیان کی ہے جسے انہوں نے خود اور امام بخاری نے روایت کیا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے:" آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ایک انسان ہوں، پس جس (مسلمان) بندے کو میں کوئی سخت جملہ کہوں یا اُسے سزا دوں یا اس کے خلاف دعا

کروں اور وہ اس طرح نہ ہو تو میری اس چیز کو اس کے لئے کفارہ اور قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں مقرب ہونے کا ذریعہ بنادینا'' پس امام مسلم نے اس پہلی اور دوسری دونوں حدیثوں کو ملا کر حضرت معاویہ کی فضیلت بیان کرنے کے لیئے ذکر کیا ہے۔اور واقعی اس کا یہی مقصد ہے (یہی مطلب ہے جو امام مسلم نے بیان کیا ہے کوئی اور نہیں)۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱ص ۱۶۳۴)

نوٹ: یہ بات صحیح مسلم ج ۲ص ۳۲۵ مع حاشیہ نووی کتاب البر والصلہ والادب باب من لعنہ النبی ﷺ اوسبہ او دعا علیہ ولیس ھو اھلا لذلک کان لہٗ زکوۃ واجرا ورحمۃ میں موجود ہے۔

ایک اصول یاد رکھیں!

امام نووی فرماتے ہیں:

خوب جان لو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات میں برائی کا پہلو نکالنا نہایت قبیح حرام یعنی بہت بڑی بے حیائی کا کام ہے...... ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کو برا قرار دے اس کو کوڑے مارے جائیں اور بعض مالکی علماء وفقہاء کا قول ہے کہ ایسے شخص کو قتل کردیا جائے۔(نووی برمسلم ج ۲ص ۳۱۰ باب تحریم سب الصحابۃ رضی اللہ عنہم)

اور مزید فرماتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے کہ وہ احادیث جن میں بظاہر کسی صحابی کی شان کے خلاف کوئی بات نظر آتی ہو تو اس کی تاویل کرنا (کوئی اچھا اور ان کی شایان شان پہلو نکالنا) واجب ہے اور اہل علم نے کہا ہے کہ صحیح احادیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس کی

تاویل نہ ہو سکے۔(نووی برمسلم ج ۲ص ۲۷۸ باب فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

پھر فرماتے ہیں: اگرچہ صرف نبی اکرم ﷺ وغیرھم انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل ہیں لیکن حضرات صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن (اچھا خیال) رکھنے اور ان تمام اوصاف رذیلہ (گھٹیا باتوں) کی نفی کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا اور جب اس حدیث کی تاویل کے سارے راستے بند ہوجائیں گے تو ہم اس کے راویوں کی طرف کذب کی نسبت کردیں گے۔(نووی برمسلم ج ۲ص ۹۰ کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفئی)

یعنی راویوں کی طرف غلطی کی نسبت کرنا اس سے بہتر ہے کہ صحابہ کرام پر طعن وتنقید کی جائے، ان کی فضیلت وعظمت پر تو آیات قرآنی اور احادیث نبوی ناطق ہیں۔

حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف:

نام ونسب: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ھو معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیۃ بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی القرشی الاموی ابو عبد الرحمٰن خال المؤمنین و کاتب وحی رسول رب العالمین و اُمہ ھند بنت عتبۃ بن ربیعۃ بن عبدشمس (بن عبدمناف)۔(البدایہ والنہایہ ج ۱ص ۱۶۳۲ دار ابن حزم)

آپ معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی، قرشی، اُموی ہیں، آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان، مومنوں کے ماموں (کیونکہ حضرت اُم المؤمنین اُم حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان، حضور اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ نبی پاک ﷺ کے برادر نسبتی یعنی سالے ہیں) اور اللہ رب العالمین جل جلالہ کے

رسول ﷺ کی وحی (قرآن مجید لکھنے والے) ان کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس (بن عبد مناف) ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے نسبی قرابت:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نسب پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں جگہ پر حضرت عبد مناف پر مل جاتا ہے اور حضرت عبد مناف وہ بزرگ ہیں جن کا نام حضور اکرم ﷺ کے نورانی سلسلۂ نسب میں چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ مثلاً: آپ ﷺ کا سلسلہ نسب مقدس یوں ہے: حضرت سیدنا محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی (عامہ کتب سیرت)

یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باعتبار نسب کے آپ ﷺ سے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ قریب ہیں، کیونکہ وہ آپ ﷺ کیساتھ حضرت عبد مناف میں جا ملتے ہیں۔ (تطہیر الجنان ص ۱۲۳ اردو)

دخول اسلام کا زمانہ: امام احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیۃ الاموی ابو عبد الرحمٰن، الخلیفۃ صحابی أسلم قبل الفتح و کتب الوحی ...... الخ۔

(تقریب التہذیب ج ۲ ص ۱۹۵ برقم ۶۷۸۲)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ، اموی، ابو عبدالرحمٰن، جو کہ خلیفہ (برحق) ہیں، آپ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور وحی لکھنے کی سعادت

حاصل کی۔

یاد رہے! کہ قرآن پاک میں فتح مکہ سے پہلے کے مسلمانوں کو دوسروں سے زیادہ درجے والے قرار دیا ہے۔ (الحدید: ۱۰)

آپ کا خاندان: آپ کو جس خاندان سے ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ صحابی خاندان ہے۔ مثلاً: ① ان کے والد حضرت ابو سفیان، ② والدہ حضرت سیدہ ہند، ③ بھائی ابو خالد یزید بن ابو سفیان، اور ④ حضرت عتبہ، بہنیں ⑤ حضرت ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رملہ، ⑥ حضرت سیدہ ام الحکم اور ⑦ حضرت سیدہ عزہ اور پھر آپ خود بھی شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں! الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر (ایک جلد والی)

{1}...... ص ۶۳۳ برقم ۱۲۰۴، وص ۸۰۷ برقم ۱۷۵ کتاب الکنیٰ۔

{2}...... ص ۹۲۲، برقم ۶۷۸۔

{3}...... ص ۵۲۷ برقم ۱۷۵۸۔

{4}...... ص ۴۹۹ برقم ۱۷۷۱۔

{5}...... ص ۸۸۶ برقم ۵۱۱، وص ۹۲۶ برقم ۷۰۰۔

{6}...... ص ۹۲۷ برقم ۷۰۵۔

{7}...... ص ۹۰۵ برقم ۵۹۸۔

اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ درج ذیل مقامات

ج ۴ ص ۲۷۷ برقم ۵۹۶۹، ج ۵ ص ۲۱۶ برقم ۷۳۵۱، ج ۴ ص ۳۳۱ برقم ۵۵۵۹، ج ۳

Scanned by CamScanner

ص ۱۹۸ برقم ۳۵۴۶، ج ۵ ص ۳۳۴ برقم ۷۴۱۰، ص ۳۳۷ برقم ۷۴۱۸، ص ۳۴۶ برقم ۷۱۱۰۔
اور دیگر کتب تراجم بھی اس حقیقت کو روز روشن کی طرح نمایاں کر رہی ہیں۔

والحمدلله علی ذلك

آپ کا حسن اسلام: بعض نادان آپ کے اسلام وایمان پر بھی حرف گیری کرتے ہیں اور مختلف اٹکل پچو اور حیلہ سازیوں سے بلاوجہ قدغن لگا کر اپنے قلب ماؤف کو تسکین دینے کا ناروا انتظام کرتے ہیں، حالانکہ آپ کسی جبر وعذر کی بنا پر مسلمان نہیں ہوئے بلکہ نہایت خوش دلی سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے اور آپ کے حسن اسلام پر کسی شخص کو بھی شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ثم لما أسلم حسن بعد ذلك اسلامه و كانت له مواقف شريفة و آثار محمودة......۔(البدایہ والنہایہ ج ا ص ۱۶۳۳ دار ابن حزم)

ترجمہ: پھر جب آپ نے اسلام قبول کر لیا تو بعد میں آپ کا اسلام حسین اور خوبصورت ہو کر ابھرا، اور آپ کی بڑی بلند شانیں اور پسندیدہ خصلتیں ہیں۔

اور علامہ سیوطی لکھتے ہیں: ثم حسن اسلامه۔(تاریخ الخلفاء ص ۱۹۴)

ترجمہ: پھر آپ کا اسلام حسن وخوبی والا ہوا۔

واضح رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال تک شام کے حاکم (گورنر) اور پھر بیس تک امیر رہے یعنی کل چالیس سال آپ نے حکومت فرمائی ہے۔ آپ نہایت دیانت دار، سخی، سیاستدان، قابل حکمران، حلیم وبردبار، اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، علاوہ

ازیں آپ فقیہہ، مفتی اور مجتہد بھی تھے اور خطوط کے علاوہ وحی الٰہی لکھنے والے امین کاتب بھی تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نہایت خوش خط، فصیح، بلیغ اور پروقار تھے، آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو تریسٹھ احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے رجب ۶۰ھ میں بمقام دمشق، بعمر تقریباً ۷۸ سال وصال فرمایا رضی الله عنه وارضاه عنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

احادیث وآثار کی روشنی میں

(۱)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: يدخل عليكم من هذا الباب رجل من أهل الجنة فدخل معاوية ثم قال من الغد فدخل معاوية ثم قال من الغد مثل ذلك فدخل معاوية، فقال رجل: يا رسول الله، هذا هو؟ قال هذا هو ثم قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أنت مني يا معاوية وأنا منك أنت تزاحمني على باب الجنة كهاتين۔ السبابة والوسطى۔ قال وجمعهما۔ (شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائي ج ۲ ص ۳۵۲ برقم ۲۷۷۹ سياق ماروي عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم في فضائل ابي عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان رضی اللہ عنہما)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اس دروازے سے ایک جنتی

شخص داخل ہوگا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، دوسرے دن آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، پھر تیسرے دن بھی ایسے ہی فرمایا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہی شخص ہے؟ فرمایا: یہ وہی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، تو میرے ساتھ جنت کے دروازے پر یوں اکٹھا ہوگا جس طرح یہ انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی ایک ساتھ ہیں اور اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

یہ روایت تاریخ دمشق ج۵۹ ص۹۹ (جدید) لابن عساکر اور السنۃ للخلال ج۲ ص۴۵۴ میں بھی موجود ہے۔ اور اس روایت کو مختصراً ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء ج۱۰ ص۳۹۳، علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ ج۲ ص۲۱۹، علامہ ابن حجر مکی نے الصواعق المحرقہ ص میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں نقل کیا ہے اور حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ص ۵ پر بیان کیا ہے۔

۲...... حضرت عبدالرحمن بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے دعا مانگی: اللهم اجعله هاديا مهديا واهدبه۔ (ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ج۲ ص۲۲۵ وحسنہ، مشکوٰۃ ص۵۷۹، تاریخ الخلفاء ص۱۹۴، اسد الغابہ ج۴ ص۳۸۶، تاریخ بغداد ج۱ ص۲۰۸)

ترجمہ: اے اللہ! اس (معاویہ) کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔

۳...... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے: اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب۔ (مسند احمد ج۴ ص۱۶۲، تاریخ الخلفاء ص۱۹۵، مجمع الزوائد ج۹ ص۳۵۶)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اس کو تکلیف سے بچا۔

۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: اللهم اجعله مهديا واهدبه...... (البدایہ والنہایہ ج۱ ص۱۶۳۵ حذہ ترجمۃ معاویۃ...... الخ)

ترجمہ: اے اللہ اس (معاویہ) کو ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے (دوسرے لوگوں کو بھی) ہدایت عطا فرما۔

۵...... حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یوں بھی ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا بھی مانگی۔ اللهم علم معاوية الحساب وقه العذاب۔ (التاریخ الکبیر ج۷ ص۳۲۶ برقم ۱۴۰۵)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو حساب کا علم عطا فرما اور اسے تکلیف سے بچا۔

۶...... سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں: اللهم علم معاوية الكتاب ومكن له في البلاد وقه العذاب۔ (الشریعہ باب ذکر دعاء النبی المعاویۃ، ج۵ ص۲۴۳۸، برقم 1918)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم اور شہروں کی حکومت عطا فرما اور اسے تکلیف سے محفوظ فرما!۔

﴿۷﴾......مقام تبوک پر ہرقل بادشاہ کا قاصد ایک خط لے کر حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اس کا بیان ہے:

فانطلقت بکتابہ حتی جئت تبوک فاذا ھو جالس بین ظہرانی اصحابہ محتبیا علی المآء فقلت: این صاحبکم؟ قیل: ھاھوذا! فاقبلت امشی حتی جلست بین یدیہ فناولتہ کتابی فوضعہ فی حجرہ ثم قال ممن انت؟ فقلت: انا احد تنوخ......ثم انہ ناول الصحیفۃ رجلا عن یسارہ فسألت من صاحب کتابکم الذی یقرأ لکم؟ قالوا: معاویۃ۔

ترجمہ: میں ہرقل کا خط لے کر تبوک کے مقام پر بارگاہ اقدس میں پہنچا، تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے قریب اپنے صحابہ کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہیں کہ آپ نے اپنی ٹانگوں کے گرد ہاتھوں سے حلقہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: تمہارے صاحب (ﷺ) کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ ہیں! میں چلتا ہوا بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور بیٹھ گیا، اور (ہرقل) کا خط پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور مجھ سے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کی: (قبیلہ) تنوخ کا ایک فرد۔ (بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے کچھ گفتگو فرمائی) پھر آپ نے وہ خط اپنی بائیں جانب بیٹھے ایک آدمی کو دیا تو میں نے (وہاں موجود لوگوں) سے پوچھا: خط پڑھنے والے یہ صاحب کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ معاویہ ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، حدیث

التنوخی عن النبی ﷺ ج ۲۴ ص ۴۱۸، ۴۱۷ برقم ۱۵۶۵۵)

﴿۸﴾......سیدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا تذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اللھم اھد بہ۔ (ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ج ۲ ص ۲۲۵)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو، میں نے اللہ کے پیارے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!۔

﴿۹﴾......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا سورۂ ممتحنہ کی ساتویں آیت کی تفسیر میں بیان ہے:

جب سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں فکانت ام حبیبۃ ام المؤمنین ومعاویۃ خال المؤمنین۔ (الشریعۃ باب ذکر مصاھرۃ النبی المعاویۃ......الخ، ج ۵ ص ۲۴۴۸ برقم ۱۹۳۰)

ترجمہ: تو آپ اُمّ المؤمنین (مومنوں کی ماں) بن گئیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (ان کے بھائی ہونے کی بنا پر) خال المؤمنین (ایمان والوں کے ماموں ہو گئے)۔

﴿۱۰﴾......سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف با اسلام ہونے کے بعد آپ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی:

یانبی اللہ......ومعاویۃ تجعلہ کاتبا بین یدیک۔ (صحیح مسلم باب من فضائل ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ، ج ۲ ص ۳۰۴، صحیح ابن حبان، ذکر ابی سفیان......الخ ج ۱۶ ص ۱۸۹ برقم ۷۲۰۹)

ترجمہ: یا نبی اللہ......معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیجئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

۱۱......سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان معاویة كان يكتب بين يدى النبى ﷺ ۔(المعجم الکبیر للطبرانی، مسند عبداللہ بن عمرو......الخ ج ۱۳ ص ۵۵۴ برقم ۱۴۴۴۶، حافظ نورالدین ہیثمی نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۷)

ترجمہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سر انجام دیتے تھے۔

۱۲......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یامعاویة! الق الدولة وحرف القلم، وانصب الباء، وفرق السين، ولا تعور الميم، وحسن الله ومد الرحمن وجود الرحيم ۔(الفردوس بماثور الخطاب، باب الیاء ج ۵ ص ۳۹۴ برقم ۸۵۳۳، المدخل لابن الحاج فصل فی نیۃ الناسخ وکیفیتہا ج ۴ ص ۸۴، الفتاویٰ الرضویہ ج ۲۹ ص ۴۵۹)

ترجمہ: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمن الرحیم کی) 'ب' کھڑی لکھو، 'س' کے دندانے جدا رکھو، 'م' کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ 'اللہ' خوب صورت لکھو، لفظ 'رحمٰن' کو دراز کرو اور لفظ 'رحیم' عمدگی سے لکھو!۔

۱۳......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وكان يكتب الوحى ۔(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۶ ص ۲۴۳ باب ماجاء فی دعائہ ﷺ علی من اکل شمالہ......الخ، تاریخ اسلام ج ۴ ص ۳۰۹ حرف المیم، معاویہ بن ابی سفیان)

ترجمہ: اور آپ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔

۱۴......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

مازلت اطمع فى الخلافة منذ قال لى رسول الله ﷺ يامعاوية ان ملكت فأحسن ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۲۸۰ کتاب الامراء، طبرانی کبیر ج ص، البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۶۳۶، دار ابن حزم، تاریخ الخلفاء ۱۹۵)

ترجمہ: میں ہمیشہ خلافت کی خواہش میں رہا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے معاویہ! جب تو حاکم بنے تو اچھا برتاؤ کرنا۔

۱۵......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اول جيش من امتى يغزون البحر فقد اوجبوا ۔(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۱۰)

ترجمہ: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار کر کے جہاد کرے گا اس نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: فى هذا الحديث منقبة لمعاوية ۔ اس حدیث میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے۔(فتح الباری ج ص، حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۴۱۰)

۱۶......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة ودعواهما واحدة ۔(مسلم ج ۲ ص ۳۹۰، مشکوٰۃ ۵۶۴)

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو عظیم گروہوں کے درمیان زبردست جنگ نہ ہو اُن دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (دونوں مسلمان ہوں گے)

اس حدیث کی تشریح میں امام نووی فرماتے ہیں: اہل علم نے بیان کیا ہے ان

دو عظیم جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں۔

(نووی بر مسلم ج ۱ ص ۳۹۰)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ان دو گروہوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ کے ساتھی ہیں۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۲۹۶ باب الملاحم، الفصل الاول)

۷..... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

ایک نیک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ کے پاس حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے، راشد الکندی نامی ایک شخص آیا اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ شخص ہمارے عیب بیان کرتا ہے۔ کندی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں ان سب کے عیب بیان نہیں کرتا بلکہ صرف اس ایک معاویہ کے عیب بیان کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا بُرا ہو کیا یہ میرا صحابی نہیں ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی، پھر آپ نے ایک نیزہ پکڑا اور حضرت معاویہ کو دیا اور فرمایا یہ اس کے سینے میں مارو، آپ نے اُسے نیزہ مارا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ راشد کندی کو رات کے وقت سچ مُچ کسی نے مار دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۴۷، دوسرا نسخہ دار لابن حزم ج ۱ ص ۱۶۴۶)

۸..... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین من المسلمین۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۳۰ کتاب المناقب، مناقب الحسن والحسین)

ترجمہ: یہ میرا بیٹا حسن سردار ہے اور ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

۹..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لتفتحن القسطنطينية ولنعم الامير اميرها ولنعم الجيش ذلك الجيش۔ (المستدرک علی الصحیحین ج ۵ ص ۳۳۸ برقم ۸۴۷۱)

ترجمہ: قسطنطنیہ ضرور بر ضرور فتح ہوگا اور اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہے اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہے۔

امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔ اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کیونکہ ایک لشکر کی امارت کا شرف آپ کو بھی حاصل ہے۔

۱۰..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عن معاوية قال قصرت عن رسول الله ﷺ بمشقص۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳۳ کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عند الاحلال)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے قینچی سے بال مبارک کاٹنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

۱۱..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یامعاویة ان ولیت امرا فاتق الله واعدل۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۶، مسند ابو یعلی ج ۵ ص ۴۲۹، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۰، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج ۱ ص ۱۶۳۶ وھذہ ترجمۃ

معاویۃ رضی اللہ عنہ ......الخ، مجمع الزوائد ج۹ص ۳۵۵، دلائل النبوۃ للبیہقی ج۶ ص ۴۴۶)

ترجمہ: اے معاویہ! جب تجھے حکومت ملے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل سے کام لینا۔

(۴۲)......حضور ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ ورسولہٗ یحبانہ۔ (تطہیر الجنان ص ۱۴)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتا ہے۔

(۴۳)......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی اُحب معاویۃ واُحبّ من یحب معاویۃ وجبریل ومیکائیل یحبان معاویۃ واللہ اشد حبا لمعاویۃ من جبریل ومیکائیل۔ (تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۹)

ترجمہ: میں معاویہ سے محبت رکھتا ہوں اور جو معاویہ سے محبت رکھے گا اُس سے بھی محبت کرتا ہوں، اور جبریل اور میکائیل دونوں معاویہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جبرائیل ومیکائیل سے زیادہ معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔

(۴۴)، (۴۵)......حضرت علی اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ﷺ استشار جبریل فی استکتابہ معاویۃ فقال استکتبہ فانہٗ امین۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ ص ۱۲۷، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج۱ ص ۱۳۳۴ وھذہ ترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ ......الخ، تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۲۵، ۱۱)

• ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین سے مشورہ کیا کہ کیا معاویہ کو کاتب بنایا جائے؟ تو انہوں نے عرض کیا انہیں کاتب بنائیں کیونکہ وہ امین ہیں۔

(۴۶)......نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اذھب فادع لی معاویۃ۔

ترجمہ: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔

(صحیح مسلم ج۲ ص ۳۲۵، الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج۳ ص ۱۸۵۷، البدایہ والنہایہ ج۱ ص ۱۶۳۴)

(۴۷)......حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے آپ نے پوچھا اے معاویہ! تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے، عرض کیا میرا شکم، آپ نے فرمایا: اللھم املأہ علما وحلما۔ (الخصائص الکبریٰ ج۲ ص ۲۹۳)

ترجمہ: اے اللہ! اسے علم اور حلم سے بھر دے۔

(۴۸)......مزید ارشاد فرمایا:

معاویۃ بن ابی سفیان احلم اُمتی واجودھا۔ (أخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس، تاریخ الخلفاء ص ۴۷ باب ابوبکر الصدیق، تطہیر الجنان ص ۱۲)

ترجمہ: معاویہ میری اُمت کا سب سے حلیم اور سخی آدمی ہے۔

(۴۹)......ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وادخلہ الجنۃ۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ ص ۱۲۸، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج۱ ص ۱۳۳۴ وھذہ ترجمۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ ......الخ)

ترجمہ: اے اللہ معاویہ کو جنت میں داخل فرما۔

(۵۰)......ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھ سے کشتی لڑیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پاس موجود تھے، انہوں نے فرمایا: میں تم سے کشتی لڑتا ہوں، نبی کریم ﷺ

نے دعا دی کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کشتی لڑی اور اسے پچھاڑ دیا۔ حضرت علی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں کبھی معاویہ سے جنگ نہ لڑتا۔ (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۹۹، ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۲۷۸)

(۳۱) ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دعوالی اصحابی واصھاری فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۴۷، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج ۱ ص ۱۶۴۶، وھذہ ترجمۃ المعاویہ ...... الخ، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ج ۲ ص ۳۵۳ برقم ۲۷۸۵)

ترجمہ: میری خاطر میرے صحابہ کو اور میرے سسرال والوں کو کچھ نہ کہا کرو، جس نے ان کو گالی دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

(۳۲) ...... نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنائی تھی اور ان کے پاس نبی کریم ﷺ کی وہ قمیص، چادر، ناخن اور بال مبارک موجود تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حضور ﷺ والی قمیص کا کفن پہنا کر آپ والی چادر میں لپیٹ کر، ناخن اور بال مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں اور مجھے اللہ کے حوالے کر دیا جائے۔ (الاستیعاب ص ۶۷۸، الاکمال علیٰ ہامش المشکوٰۃ ص ۶۱۷، اسد الغابہ ج ۴ ص ۳۸۷، نبراس ص ۳۰۷، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۴۸، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج ۱ ص ۱۶۴۷، تاریخ الخلفاء ص ۱۹۸، ۱۹۹)

(۳۳) ...... سیدنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اللہ تبارك وتعالٰی اختارلی اصحابا فجعل لی منھم وزراء وانصارا واصھارا فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس

اجمعین لایقبل منہ یوم القیامۃ صرف ولاعدل۔ (المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۷۳۲ برقم ۶۶۵۶، الاحاد والمثانی ج ۴ ص ۴ برقم ۱۹۴۶) امام حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے (اپنی ساری مخلوق سے) مجھے برگزیدہ کیا اور میرے لئے صحابہ منتخب کیے، انھی میں سے میرے وزیر، مددگار اور سسرال والے بنائے، پس جو ان (میں سے کسی) کی بدگوئی کرے گا اس پر اللہ کی، اُس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۳۴) ...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ اختارنی واختار اصحابی فجعلھم اصھاری وجعلھم انصاری وانہ سیجیء فی آخر الزمان قوم ینتقصونھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تنکحوا الیھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم علیھم حلت اللعنۃ۔ (الکفایہ فی علم الروایہ ص ۴۸ باب ماجاء فی تعدیل اللہ ورسولہ للصحابۃ)

ترجمہ: اللہ عزوجل نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے صحابہ کا انتخاب کیا، انھی میں سے میرے سسرال والے اور مددگار ہیں، آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو اُن کی تنقیص کریں گے (اے میرے امتیو!) خبردار! اُن سے رشتہ لینا نہ انہیں رشتہ دینا، اُن کے ساتھ نماز پڑھنا نہ اُن کی نماز (جنازہ) پڑھنا کیوں کہ وہ لعنتی ہیں۔

(۳۵) ...... مشہور تابعی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نجدہ مکتوبا محمد رسول اللہ ﷺ ...... مولدہ بمکۃ ومھاجرہ

بطیبۃ وملکہ بالشام۔ (سنن الدارمی ج ا ص ۱۶ باب صفۃ النبی ﷺ فی الکتب قبل مبعثہ)

ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ (کی تعریف تورات شریف میں یوں) لکھی ہوئی پائی: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں...... وہ مکہ میں پیدا ہوں گے، (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملک شام میں ان کی بادشاہت ہوگی۔

فائدہ: یہ مضمون سنن دارمی کی بعد والی دو روایات میں بھی موجود ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ ص ۵۱۴، الفصل الثانی میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

﴿۱﴾...... ملک شام میں حضور اکرم ﷺ کی بادشاہت کس طرح ہوگی اس کی وضاحت کرتے ہوئے، حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یعنی ان کے بعد ان کی خلافت مدینہ یا عراق میں رہے گی۔ مگر ان کی سلطنت شام میں ہوگی۔ چنانچہ اسلام کے پہلے سلطان حضرت امیر معاویہ کا دار الخلافہ دمشق بنا، یعنی ملک شام کا ایک شہر۔ (مرأۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۲)

﴿۲﴾...... صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں، اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ مولدہ بمکۃ ومهاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام۔ وہ نبی آخر الزمان (ﷺ) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔ (بہار شریعت، امامت کا بیان ج ا ص ۲۵۸)

﴿۳﴾...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہ بات لکھی ہے۔ (الفتاویٰ الرضویہ ج ۲۹ ص ۳۵۷)

﴿۲۵﴾...... حدیث نبوی ہے:

ان اللہ ائتمن علی وحیہ جبریل وانا معاویۃ۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے اپنی وحی پر جبریل کو امین بنایا اور میں نے معاویہ کو امین بنایا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۶)

﴿۲۶﴾...... حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یوں دعا مانگی:

اللھم اھدہ بالھدیٰ وجنبہ الردی واغفرلہ فی الآخرۃ والاولیٰ۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۰، دوسرا نسخہ ج ا ص ۱۶۳۴ دار ابن حزم)

ترجمہ: اے اللہ! اس (معاویہ) کی بھرپور رہنمائی فرما اور اسے گھٹیا چیز سے بچا اور اس کی دنیا وآخرت میں مغفرت فرما۔

﴿۲۷﴾...... مزید یوں بھی دعا مانگی:

اللھم حرم بدن معاویۃ علی النار۔ (ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۱)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کے جسم کو آگ پر حرام فرمادے۔

﴿۲۸﴾...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عزیمۃ من ربی وعھد عھدہ الی ان لا اتزوج الی اھل بیت ولا ازوج بنتا من بناتی لاحد الا کانوا رفقائی فی الجنۃ۔ (تطہیر الجنان ص ۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پختہ وعدہ فرما رکھا ہے کہ جس مسلمان گھرانے

میں میں اپنا نکاح کروں یا جس مسلمان گھرانے میں میں اپنی کسی بیٹی کا نکاح کروں تو ان دونوں گھرانوں کے تمام مسلمان افراد جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

(۳۰)......ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

معاویہ قیامت کو اس حال میں آئیں گے کہ ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی اور نور کا لباس پہنے ہوں گے اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور باطن اللہ کی رضا ہوگی اور وہ اس کی وجہ سے فخر کریں گے اور یہ مرتبہ آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں وحی کی کتابت کی برکت سے عطا ہوگا۔ (ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۱)

(۳۱)......ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا:

اے معاویہ! جو تیری عظمت کا منکر ہوگا وہ قیامت کو اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا۔ (تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۱۰)

(۳۲)......ایک دفعہ آپ ﷺ نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی کچھ فضیلتیں بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

میرا راز دار معاویہ ہے جس نے ان سے محبت رکھی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوگیا۔ (تطہیر الجنان ص ۱۳)

(۳۳)......ایک دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے ایک معاملہ میں مشورہ طلب کیا لیکن انہوں نے خاطر خواہ جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

معاویہ کو بلاؤ اور یہ مسئلہ اس کے سامنے رکھو وہ قوی ہیں اور امین ہیں انشاء اللہ صحیح مشورہ دیں گے۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۵۶)

(۳۴)......جناب رسول اللہ ﷺ نے محض اپنے کرم سے جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیعت رضوان کے ثواب سے بھی مشرف فرما دیا تھا۔ لہٰذا آپ کو بیعت رضوان والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جذبہ ایمانی کا ثواب بھی حاصل ہوگیا۔ (ابن عساکر ج ۲۵ ص ۱۵)

(۳۵)......سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں:

کان بین معاویة وبین الروم عهد و کان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهد اغار علیهم فجاء رجل علی فرس اوبرذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا هو عمرو بن عبسة، فساله معاویة عن ذلك فقال سمعت رسول الله ﷺ یقول من کان بینه وبین قوم عهد فلا یحلنّ عهدا ولا یشدنه حتی یمضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء قال فرجع معاویة بالناس ـ رواه الترمذی وابوداود (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۴۷ باب الامان، الفصل الثانی ﷺ واللفظ لہ جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۹۱ ابواب السیر، باب ماجاء فی الغدر، سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳، ۲۴ کتاب الجہاد، باب فی الامام یکون بینہ وبین العدو عھد فیسیر نحوہ)

ترجمہ: حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور وہ ان کے شہروں کی طرف جاتے تھے تاکہ مدت پوری ہو جائے تو میں ان پر حملہ کروں تو ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور اس نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر وعدہ پورا کرنا چاہئے نہ کہ اُسے توڑنا چاہئے، انہوں نے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت امیر معاویہ نے اُن سے اس بارے میں پوچھا: پس انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے کہ جس کسی کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ اسے ہرگز نہ توڑے اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی لائے حتی کہ اس کی مدت ختم ہو جائے تو وہ انہیں اطلاع کردے

(تا کہ وہ بھی مقابلہ کے لئے تیاری میں) برابر ہو جائیں۔ راوی کا بیان ہے اس بات کو سن کر حضرت امیر معاویہ واپس لوٹ آئے۔

اس روایت سے واضح ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کا حد درجہ احترام تھا اور وہ اس سے بال برابر بھی آگے بڑھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

① ......ایک موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ روایت پہنچی تو پھر آپ یہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں کبھی معاویہ سے جنگ نہ لڑتا۔

(الخصائص الکبری ج ۲ ص ۱۹۹)

② ......حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین کے بعد فرمایا تھا:

قتلای وقتلا معاویة فی الجنة ۔ (طبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۷۶، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۹۶ حدیث نمبر ۱۵۹۲۷، مقدمہ ابن خلدون ص ۳۸۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۷۲۹ کتاب الجمل باب ماذکر فی صفین)

ترجمہ: یعنی میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل

ہونے والے سب جنتی ہیں۔

③ ......حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! معاویہ کی حکومت کو بُرا نہ سمجھو! خدا کی قسم جب وہ تم نہیں ہوں گے تو تم دیکھو کہ سر کٹ کٹ کر اندرائن کی طرح زمین پر گر رہے ہیں۔

(ابن عساکر ج ۲۴ ص ۴۰۱، البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۳۱)

④ ......حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں:

میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھی تھا، جب نماز کا وقت آیا تو ہم نے بھی اذان دی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے اقامت پڑھی انہوں نے بھی اقامت پڑھی، ہم نے بھی نماز پڑھی انہوں نے بھی نماز پڑھی، میں نے دونوں طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں سوچا، جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا کہ ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کے طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا:

من قتل منا ومنهم یرید وجه الله والدار الاخرة، دخل الجنة۔

(سنن سعید بن منصور ج ۲ ص ۳۴۴)

ترجمہ: یعنی خواہ کوئی ہماری طرف سے مارا گیا یا ان کی طرف سے مارا گیا ہو اگر اس کی نیت اللہ کی رضا اور جنت کی طلب تھی تو وہ جنت میں گیا۔

⑤ ......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی برائی بیان کی، آپ نے فرمایا ہمارے سامنے اس قریشی جوان کا گلہ نہ کرو جو غصے میں بھی ہنستا

ہے، رضا مندی کے ساتھ جو چاہو اس سے لے لو مگر اس سے چھیننا چاہو تو کبھی نہ چھین سکو گے۔(الاستیعاب ص ۶۷۷)

⑥......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم میرے بعد آپس میں فرقہ بندی سے بچو اگر تم نے ایسا کیا تو جان لو معاویہ شام میں موجود ہے۔(الاصابہ ج ۳ ص ۴۱۴)

⑦......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے:

ما رایت احد بعد رسول اللہ ﷺ اسود من معاویۃ۔

(الاحاد والمثانی ج ۱ ص ۳۷۹ برقم ۵۱۶، المعجم الکبیر ج ۱۲ ص ۳۸۷ برقم ۱۳۴۳۲، شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ج ۸ ص ۱۵۳۰، ۱۵۲۹ برقم ۲۷۸۱)

ترجمہ: میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا سردار کوئی نہیں دیکھا۔

⑧......سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

کان معاویۃ احلم الناس۔(السنۃ لابن ابی عاصم ج ۲ ص ۴۴۳)

ترجمہ: حضرت معاویہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے۔

⑨......حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دعہ فانہ قد صحب رسول اللہ ﷺ۔(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۱ کتاب المناقب باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ، السنن الکبریٰ ج ۳ ص ۴۰، باب الوتر برکعۃ واحدۃ......)

ترجمہ: حضرت معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

⑩......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے معاویہ سے بڑھ کر سلطنت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔

(الاستیعاب مع الاصابہ ج ۳ ص ۳۸۳، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۹)

⑪......آپ مزید یہ فرماتے ہیں:

انہ فقیہ۔(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۱، السنن الکبریٰ ج ۳ ص ۴۰)

ترجمہ: بے شک امیر معاویہ فقیہ ہیں۔

⑫......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کاٹے۔(بخاری ج ۱ ص ۲۳۳) جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ حدیث حضرت معاویہ سے ہم تک پہنچی ہے آپ نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان باندھنے والے نہیں ہیں۔(مسند احمد ج ۴ ص ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۶، طبرانی کبیر ج ۸ ص ۲۷۷)

⑬......حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپی، آپ کی بیعت کی اور تاحیات اس بیعت پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی آپ کی بیعت کا حکم دیا۔(المستدرک ج ۳ ص ۱۷۳، الاستیعاب علی ہامش الاصابہ ج ۳ ص ۳۶۸)

⑭......حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور تاحیات اس پر قائم رہے۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۷۳، الاستیعاب علی ہامش الاصابہ ج ۳ ص ۳۶۸)

جس سے واضح ہے کہ ان دونوں شہزادوں کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر

المؤمنین اور ان کی خلافت برحق ہے۔

⑮......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک نمائندہ تحائف لے کر آیا، اس نے کہا یہ امیر المؤمنین نے بھیجے ہیں تو آپ نے اسے قبول فرمایا جب وہ چلا گیا تو (راوی کا بیان ہے کہ) ہم نے کہا: اے ام المؤمنین کیا ہم مؤمن نہیں اور وہ ہمارے امیر نہیں، فرمایا: ان شآء اللہ تم مؤمن ہو اور وہ تمہارے امیر ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۷ ص۲۵۵ کتاب الامرا)

⑯......حضرت سعد بن ابی وقاص مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

ما رایت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب ھذا الباب۔ یعنی معاویۃ۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۵۹ ص۱۶۱، تاریخ اسلام للذھبی حرف المیم ج۴ ص۳۱۳، البدایہ والنہایہ ج۸ ص۱۴۲ ترجمۃ معاویۃ وذکر شیء من ایامہ......الخ)

ترجمہ: میں نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

⑰......سیدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لاتذکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: اللھم اھد بہ۔ (سنن ترمذی ج۲ ص۲۲۴)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو، میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!۔

⑱......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأیت احدا شبہ بصلوٰۃ رسول اللہ من امامکم ھذا یعنی معاویۃ۔

(مجمع الزوائد ج۹ ص۳۵۷)

ترجمہ: میں نے تمہارے اس امام یعنی حضرت امیر معاویہ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

⑲......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک معاویہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کتابت فرمایا کرتے تھے۔

(طبرانی کبیر ج۱۳ ص۵۵۴، مجمع الزوائد ج۹ ص۳۵۷)

⑳......حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

بیٹا! حضرت معاویہ نے جو کیا درست کیا ان سے زیادہ علم والا ہم میں کوئی نہیں۔ (مسند الشافعی ص۸۶، مصنف عبدالرزاق ج۳ ص۲۰، کتاب الام ج۱ ص۳۳۰، سنن کبریٰ بیہقی ج۳ ص۲۹)

㉑......حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

جب سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں تو وہ اُم المؤمنین (مومنوں کی ماں) بن گئی اور حضرت معاویہ خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) بن گئے۔ (الشریعہ ج۴ ص۲۴۴۸)

㉒......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق فرمایا: اخواننا بغوا علینا۔ (سنن کبریٰ بیہقی ج۸ ص۱۷۲، اشعۃ اللمعات ج۴ ص۲۹۶)

ترجمہ: یہ ہمارے بھائی ہیں، جنہوں نے ہمارے ساتھ اختلاف کیا ہے۔

یہ مضمون مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۷۰۷ کتاب الجمل وصفین وخوارج، تفسیر قرطبی جزء ۱۶ صفحہ ۳۲۴، اور تفسیر درمنثور جزء ۱ صفحہ ۳۲۲ پر بھی موجود ہے۔

۴۳...... محدث اسحاق بن راہویہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک آدمی جنگ جمل اور جنگ صفین میں شامل لوگوں کے خلاف سخت الفاظ بول رہا تھا تو آپ نے فرمایا: **لاتقولوا الا خیرا انما هم قوم زعموا ان بغینا علیهم وزعمنا انهم بغوا علینا فقاتلناهم۔**

(منہاج السنہ ج ۳ ص ۶۱، از ابن تیمیہ)

ترجمہ: ان کے متعلق بھلائی کے کلمات کے علاوہ کچھ نہ کہو، وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے سمجھا کہ ہم اُن سے بغاوت کررہے ہیں اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ ہم سے بغاوت کررہے ہیں، پس ہماری آپس میں لڑائی ہوگئی۔

اقوال تابعین رحمۃ اللہ علیہم

۱...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ تابعی سے کہا:

یااباسعید ان ههنا ناسا یشهدون علی معاویة انه من اهل النار۔

ترجمہ: اے ابوسعید! یہاں کچھ لوگ ہیں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں۔ تو حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لعنهم الله وما یدریهم من فی النار۔ (الاستیعاب ص ۶۷۹ برقم ۱۴۴۸)

ترجمہ: ان پر اللہ کی لعنت ہو انہیں کیا خبر کہ جہنم میں کون ہے۔

۲...... حضرت سعید بن میتب قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ سے جب امام زہری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

اسمع یا زهری من مات محبا لابی بکر وعمر وعثمان وعلی وشهد للعشرة بالجنة وترحم علی معاویة، کان حقیقا علی الله ان لا یناقشه الحساب۔ (تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۲۰۷، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۴۸)

ترجمہ: اے زہری! سنو! جو شخص سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی محبت میں مرے، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی گواہی دے اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے رحمت کی دعا کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے۔

۳...... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے، میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا اسی دوران حضرت علی اور حضرت معاویہ کو بلایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کردیا گیا، اور دروازہ بند کردیا گیا میں غور سے دیکھتا رہا، تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی باہر تشریف لائے اور وہ

فرمارہے تھے، رب کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہوگیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت معاویہ بھی باہر تشریف لے آئے اور فرمایا رب کعبہ کی قسم میری بخشش ہوگئی۔

(البدایہ والنہایہ ج۸ص۱۳۷)

(۴)......حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے:

لن يملك احد من هذه الامة ماملك معاوية۔

(الطبقات الکبریٰ ص۱۱۹ برقم ۴۳، تاریخ دمشق ج۵۹ص۱۷۶، سیر اعلام النبلاء ج۳ص۱۵۳، معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی)

ترجمہ: جس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکمرانی کی ہے اس امت میں کسی نے نہیں کی۔

(۵)......حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے ہی تورات کے حوالہ سے یہ جملہ بیان کیا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوں گے (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور شام میں ان کی بادشاہت ہوگی۔ (سنن دارمی ج۱ص۱۶، مشکوۃ ص۵۱۴)

یہاں شام کی بادشاہت سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سلطنت ہے۔

(۶)......امام محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ سجدہ میں پڑ گئے اور بار بار اپنے رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگے اور دعا کرتے کہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، میری خطاؤں سے درگزر فرما، بے شک تو بہت زیادہ مغفرت والا ہے، اور خطا کاروں کے لئے تیرے سوا کہیں پناہ نہیں، آپ اپنے گھر والوں کو تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے

دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (البدایہ والنہایہ ج۸ص۱۴۹، ۱۵۰)

(۷)......حضرت ابوالعلا قبیصہ بن جابر تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فما رايت رجلا اثقل حلما ولا ابطأ جهلا ولا ابعده اناة منه۔ (تاریخ دمشق ج۵۹ص۱۷۸ معاویہ بن صخر ابی سفیان، سیر اعلام النبلاء ج۳ص۱۵۳)

ترجمہ: میں نے حضرت معاویہ سے بڑھ کر بردبار، جہالت سے بہت زیادہ دور اور بڑھا باوقار شخص کوئی نہیں دیکھا۔

(۸)......حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

لو رأيتم معاوية لقلتم هذ المهدى۔ (طبرانی کبیر ج۸ص۲۷۶)

ترجمہ: اگر تم حضرت معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے یہ واقعی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے

(۹)......حضرت قتادہ بن دعامہ بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

لو أصبحتم فى مثل عمل معاوية لقال اكثركم :هذاالمهدى۔ (السنۃ ج۲ص۴۳۷ برقم ۶۶۸ ذکر ابی عبدالرحمان معاویۃ ......الخ)

ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے کام کرنے لگو تو اکثر لوگ پکار اُٹھیں: یہ مہدی (ہدایت یافتہ) ہے۔

(۱۰)......حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے لوگوں نے ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عدو انصاف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیتے تو تمہارا کیا حال ہوتا، انہوں نے پوچھا: اے ابومحمد! کیا آپ حضرت معاویہ کے حلم (بردباری) کی بات کر رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم، بلکہ میں آپ کے عدل وانصاف کی بات کر رہا ہوں۔ (السنہ لابن ابی عاصم ج۲ص۴۳۷ برقم ۶۶۷)

۱......مجاہد بن زبیر کی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لورایتم معاویة لقلتم: هذا المهدی

ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: یہ مہدی ہیں۔

فضائل

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کتب شیعہ کی روشنی میں

۱......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھے جائیں اور آپ کی چادر مبارک اور قمیض مبارک بھی میرے ساتھ دفن کی جائے۔(ناسخ التواریخ ج۱ص۳۰۹)

(۲)......وحی، خطوط اور معاہدے لکھنے والوں میں حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے۔ (تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۸۰ کتاب النبی)

(۳)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقام کو مدنظر رکھنے کی وصیت فرمائی۔ (جلاء العیون ج ۲ ص . مترجم)

(۴)......حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیساریہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت معاویہ نے اسے ۱۸ھ میں فتح کیا۔ (کتاب البلدان جند فلسطین ص ۸۵، از احمد بن واضح یعقوبی)

(۵)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوٹوک کہا اور بہرحال (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ہم خلافت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ (وقعۃ الصفین ص ۷۰، کتاب معاویۃ وعمرو الی اھل المدینۃ)

(۶)......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں عثمان کا چچازاد بھائی ہوں اور میں اُن کے خون کا مطالبہ کرتا ہوں اور ان کا معاملہ میرے ذمہ ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ص ۱۵۳)

(۷)......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص اصحاب میں سے ضرار صدائی شہادت علوی کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے اُنہیں فرمایا: حضرت علی کی شان بیان کرو، اُنہوں نے کہا: آپ مجھے معاف رکھیں تو بہتر ہوگا، فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ضرور بیان کرو، تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کئے جنہیں سن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یاد میں) اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ (درہ نجفیہ ص ۳۶۰، شرح ابن میثم ج ۵ ص ۲۷۶، شرح ابن ابی حدید ج ۴ ص ۲۷۴، ۲۷۵ ذکر من خبر ضرار بن حمزہ الصدائی ......الخ، المسماۃ بالروضۃ فی فضائل علی مع معانی

الاخبار وعلل الشرائع ص ۱۲۰)

(۸)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بخارہ فتح ہوا اس مہم میں سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نگران تھے۔ (کتاب البلدان ص ۴۵ تا ۵۰، از یعقوبی)

(۹)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنی مثل قرار دیا ہے:

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے، نہ تو ہم اللہ پر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے کسی بڑائی کے دعویدار ہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں وہ ہم پر کچھ بڑائی جتاتے ہیں۔ ہمارا معاملہ بالکل ایک جیسا ہے اور اصل اختلاف تو صرف ''خون عثمان'' کے متعلق پیدا ہوا ہے (اور ہمارا مؤقف ہے کہ) ہم اس سے بری ہیں۔ (نہج البلاغہ عربی ج ۲ ص ۱۱۴، شرح ابن میثم ج ۵ ص ۱۹۴ خطبہ نمبر ۵۷، الدرۃ النجفیہ ص ۳۴۴، شرح ابن ابی حدید، نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۳۶۳، نہج البلاغہ مترجم ص ۸۲۲ مکتوب نمبر ۵۸ مطبوعہ غلام علی اینڈ سنز لاہور، نہج البلاغہ ص ۷۸۳، ترجمہ وحاشیہ مفتی جعفر حسین مطبوعہ امامیہ پبلیکیشنز لاہور)

(۱۰)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حامیوں پر طعن اور گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا۔ (نہج البلاغہ ص ۳۲۲)

(۱۱)......یہ روایت اخبار الطوال ص ۱۶۵ پر بھی موجود ہے۔

(۱۲)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہماری بات نہیں مانی۔ (قرب الاسناد ص ۴۵)

(۱۳)......حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ (رجال کشی ص ۱۰۲)

(۱۴)...... یہی بات احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۹۔ از، ابو منصور احمد بن علی الطبرسی۔

(۱۵)...... منتہی الآمال ج ۱ ص ۲۳۲۔ از، عباس القمی۔

(۱۶)...... جلاء العیون ج ۱ ص ۴۰۳۔ از، محمد باقر بن محمد تقی المجلسی۔

(۱۷)...... مروج الذہب ج ۳ ص ۷۔ از، ابوالحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی۔

(۱۸)...... مقتل ابی مخنف ص ۳۰۲۔ از، ابو مخنف لوط بن یحییٰ۔

(۱۹)...... اخبار الطوال ج ۱ ص ۲۰۴۔ از، احمد بن داؤد الدینوری۔

(۲۰)...... فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص۔ از، علی نقی۔

(۲۱)...... کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۷۱۔ از، علی بن عیسیٰ الاربلی۔

(۲۲)...... بحار الانوار ج ۱ ص ۱۶۴۔ از، باقر بن محمد مجلسی

پر بھی موجود ہے۔

(۲۳)...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس بیعت کے متعلق خود فرمایا:

تحقیق ہم بیعت کر چکے اور باہمی عہد کر چکے۔ لہٰذا ہمارے اس بیعت کو توڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (الاخبار الطوال ص ۲۲۰)

(۲۴)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہ تو ہم ان (معاویہ) سے اس لئے لڑے کہ وہ ہمیں کافر کہتے تھے اور نہ ہم ان سے اس لئے لڑے کہ ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں بلکہ (وہ ایک بات تھی جس میں) ہم سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں۔ (قرب الاسناد ص ۴۵)

(۲۵)...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما

رہے تھے کہ اچانک حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس منبر پر چڑھ گئے تو آپ نے انہیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا"۔ (کشف الغمہ ص ۵۴۶، مطبوعہ تبریز)

یہاں یہ بھی جان لیں کہ یہ دونوں گروہ کون سے تھے؟ جن کے درمیان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرائی اور جنہیں مسلمان کہا گیا ہے؟ ایک گروہ حضرت علی کا اور دوسرا حضرت امیر معاویہ کا تھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے دونوں میں صلح کرا دی۔

(۲۶)...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے چوتھے دادا حضرت عبد مناف حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے دادا ہیں۔ (تاریخ یعقوبی ج ص)

(۲۷)...... حضرت معاویہ کی سگی بہن ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ (منتخب التواریخ ج ۱ ص ۲۲، از، محمد ہاشم الخراسانی)

(۲۸)...... یہی بات تاریخ یعقوبی ج ۱ ص ۲۲۔ از، احمد بن ابو یعقوب بن جعفر العباسی۔

(۲۹)...... مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۱۶۰،

(۳۰)...... تاریخ ائمہ ص ۱۵۰۔ پر بھی منقول ہے۔

(۳۱)...... ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی چھوٹی ہمشیرہ حضرت قریبہ صغریٰ حضرت امیر معاویہ کے نکاح میں رہی ہیں۔ (کتاب المحبر ص ۱۰۲)

گویا ایک طرف حضرت معاویہ امت کے روحانی ماموں اور دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی ہیں۔

(۴۲)...... حضرت امیر معاویہ کی سگی بہن حضرت ہند بنت ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ (شرح ابن ابی حدید ج۴ ص۲۰)

(۴۳)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ حضرت اُمّ سعید رضی اللہ عنہا، حضرت معاویہ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ (منتخب التواریخ ج۱ ص۱۲۲)

(۴۴)...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت لیلہ بنت ابومرہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔

(منتخب التواریخ ج۱ ص۱۲۲)

(۴۵)...... یہ بات مقاتل الطالبین ص۸۰ پر۔ از ابوالفرج علی بن الحسین الصبہانی۔ اور

(۴۶)...... منتہی الآمال، از عباس قمی ص۵۴۱، پر بھی موجود ہے۔

تو گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ساس اور حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ کی نانی ہیں۔ شہدائے کربلا کی محبت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو ان حقائق پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔

(۴۷)...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی پوتی لبابہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ولید بن عتبہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (حاشیہ عمدۃ الطالب ص۱۰)

(۴۸)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی پوتی رملہ بنت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے بھتیجے ابوالقاسم بن ولید بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (کتاب المحبر ص۴۴۹)

(۴۹)...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی پوتی حضرت نفیسہ بنت زید بن حسن بن ابوطالب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک اور بھتیجے ولید بن عبدالمالک بن مروان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (عمدۃ الطالب ص۸۰)

(۵۰)...... حضرت قثم بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے والی رہے حتی حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور حضرت قثم رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمرقند کے علاقہ میں شہید ہوئے۔ (شرح نہج البلاغہ لابن میثم ج۵ ص۲۷ من کتاب لہ علیہ السلام الی قثم بن عباس......الخ، تاریخ یعقوبی ج۲ ص۲۳۷ حالات امیر معاویہ)

(۵۱)...... مذکورہ باب میں یعقوبی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مختلف ممالکِ مفتوحہ سے خراج اور جزیہ کی آمدن کی تفصیلات درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو! تاریخ یعقوبی ج۲ ص۲۳۳، ۲۳۴۔

(۵۲)...... مزید لکھا ہے: کہ مصر کے علاقہ سے حاصل ہونے والے ٹیکس کی مقدار پچاس لاکھ دینار ہے۔ (کتاب البلدان للیعقوبی ص۹۳)

(۵۳)...... عہد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں قاضی اور فقیہہ یعنی فتوئی اور فیصلہ سنانے والے حضرات میں درج ذیل نام بھی ملتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم، ملاحظہ ہو! تاریخ یعقوبی ج۲ ص۲۴۰، ۲۴۱، وفات الحسن بن علی۔

(۵۴)...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مختلف شعبہ جات کے لئے الگ الگ دفاتر قائم ہوئے اور سرکاری خطوط اور شاہی فرامین کی نقول رکھنے کا نظام قائم ہوا۔

(تاریخ یعقوبی ج۲ص۲۳۴، احوال زیاد بن عبداللہ)

(۴۵)......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بردبار زیرک اور مال کی سخاوت کرنے والے تھے۔(تاریخ یعقوبی ج۲ص۲۳۸، وفات الحسن بن علی)

(۴۶)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اخلاق ومعمولات درج ذیل ہیں: آپ دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو ملاقات کا موقع دیتے، نماز فجر کے بعد قاص (حالات کی نگرانی کرنے والے) کو تمام واقعات سنانے کا حکم دیتے، پھر اپنی خاص منزل میں جاتے تو قرآن شریف پیش کیا جاتا آپ اس کے ایک جزء کی تلاوت کرتے، پھر گھر میں جاتے اور اوامر ونواہی بجالاتے، پھر چار رکعت ادا فرما کر باہر تشریف لاتے، خاص لوگوں سے ملاقات اور ضروری گفتگو ہوتی پھر آپ کے وزراء حاضر ہو کر ضروری امور میں گفتگو کرتے اور ہدایات لیتے۔(مروج الذہب ج۳ص۳۹ ذکر جمل من اخلاقہ وسیاستہ)

(۴۷)......مسعودی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر طویل گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کی عاداتِ میں کریمہ لوگوں کی دادرسی اور مظلوموں کی فریادرسی اور حاجت مندوں کی حاجت روائی فرمانا ہے۔(مروج الذہب ج۳ص۳۹ ذکر جمل من اخلاقہ وسیاستہ)

(۴۸)......مسعودی نے آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت، عادت، اخلاق اور ملکی نظم ونسق پر سیر حاصل بحث کی ہے۔(مروج الذہب ج۳ص۳۹،۴۰)

(۴۹)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اعتراف یوں کیا ہے:

''جو فضیلت وشرف اسلام میں آپ کو حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کو جو قرب حاصل ہے اور بنوہاشم میں جو آپ کا مقام ہے میں اُس کو رد نہیں کرتا

(بلکہ مانتا ہوں)۔(درہ نجفیہ ص۳۰۲ من کلام لہ علیہ السلام وقد اشار علیہ اصحابہٗ......الخ، شرح نہج البلاغہ لابن میثم ج۲ص۱۱۱)

(۵۰)......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے حق میں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تیرے شیعہ ہیں مگر انہوں نے مجھے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، میرا اثاثہ لوٹ لیا اور میرا مال چھین لیا۔خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عہد کرلوں جس سے میرا خون بچ جائے اور میرے گھر والے لوگ امن حاصل کرلیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ شیعہ مجھے مار ڈالیں اور میرا گھرانہ برباد ہوجائے، خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کروں تو یہی شیعہ میری گردن دبوچ کر مجھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیں''۔

(تاریخ التواریخ ج۱ص۲۱۳، احتجاج طبرسی ج۲ص۱۰)

(۵۱)......حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہ عہد توڑوں جو میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے آپ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے کیا تھا''۔(مقتل ابی مخنف ص۶) یعنی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سونپ دی۔

(۵۲)......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہ صرف یہ کہ خود بیعت کی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی حکم فرمایا کہ اے حسین! اٹھو اور ان کی بیعت کرو، بے شک وہ میرا امام اور میرا امیر ہے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور جناب قیس نے بھی بیعت کرلی''۔(رجال کشی ج۲ص۳۲۵، جلاء العیون ص۲۶۰)

(۵۳)...... حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:

''حضرت علی (رضی اللہ عنہ) جنگ جمل میں شریک کسی کو بھی مشرک اور منافق نہ سمجھتے تھے''۔ (قرب الاسناد ج ۱ ص ۴۵)

لیکن آج کے ''شیعانِ علی'' کہلانے والے حضرات مولائے کائنات (رضی اللہ عنہ) کے موقف کے برخلاف جنگ جمل میں شریک ہونے والوں (اور آپ سے اختلاف کرنے والوں مثلاً: حضرت سیدہ عائشہ، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہم) وغیرھم) پر فتویٰ لگا کر ''بغضِ علی'' کا ثبوت کیوں دیتے ہیں؟

حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) پر چند اعتراضات کے جواب

اعتراض: ایک دفعہ امیر معاویہ اپنے کندھے پر یزید مردود کو لئے جا رہے تھے تو سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جہنمی پر جہنمی جا رہا ہے، معلوم ہوا کہ یزید بھی دوزخی ہے اور امیر معاویہ بھی۔ (نعوذ باللہ)

جواب ماشاء اللہ یہ ہے آپ کی تاریخ دانی اور یہ ہے تواریخ کا حال جناب، یزید پلید کی پیدائش خلافت عثمانی میں ہوئی دیکھو ''جامع ابن اثیر اور کتاب الناہیہ'' وغیرہ۔ حضور کے زمانہ شریف میں یزید امیر معاویہ کے کندھے پر کیا عالم ارواح سے کود کر آ گیا۔ لاحول ولا قوۃ۔

اعتراض: ترمذی شریف میں ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے، ثقیف، بنی حنیفہ، بنی اُمیہ، اور امیر معاویہ بنی امیہ میں سے ہیں تو یہ بھی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناپسند ہوئے۔

جواب اس کے دو جواب ہیں ایک الزامی، دوسرا تحقیقی، الزامی جواب تو یہ ہے کہ عثمان

غنی (رضی اللہ عنہ) اور عمر ابن عبد العزیز بھی بنی اُمیہ میں سے ہیں تو اگر معاذ اللہ قبیلہ بنی امیہ کا ہر فرد بشر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناپسند ہے تو ان حضرات کے متعلق کیا کہو گے حضرت عثمان غنی جلیل القدر عظیم الشان صحابی اور دو صاحبزادیاں حضور کی آپ کے نکاح میں آئیں کسی شخص کو کبھی پیغمبر کی دو صاحبزادیاں نکاح میں میسر نہ ہوئیں۔ اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ اور عمر ابن عبد العزیز جلیل القدر تابعین میں سے ہیں، جن کی عظمت پر دنیائے اسلام متفق ہے۔

جواب تحقیقی یہ ہے کہ کسی قبیلہ یا کسی شہر کے ناپسند ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اُس کا ہر فرد بشر ناپسندیدہ ہے اور کسی شہر یا قبیلہ کے محبوب ہونے کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ اُس کا ہر فرد بشر محبوب ہے حضور کو مکہ مکرمہ پیارا تھا تو یہ مطلب نہیں کہ ابوجہل ابولہب وغیرہ کفار مکہ بھی حضور کو پیارے تھے یا حضور کو مدینہ منورہ محبوب تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مدینہ کے سارے منافق عبد اللہ ابن اُبی وغیرہ بھی محبوب تھے اسی طرح نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نجد کا علاقہ ناپسند تھا، کہ اُس کے لئے دعا نہ فرمائی تو یہ مطلب نہیں کہ علاقہ نجد کے مخلص مومن بھی مبغوض تھے۔

چونکہ ان تینوں قبیلوں میں بعض بڑے مفسد پیدا ہوئے اُن کی وجہ سے اس قبیلہ کو ناپسندگی کا تمغہ ملا، چنانچہ قبیلہ بنی ثقیف میں مختار ابن عبید اور حجاج ابن یوسف جیسے ظالم ہوئے، قبیلہ بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین مرتدین ہوئے، بنی امیہ میں یزید پلید اور عبید اللہ ابن زیاد جیسے فاسق، فاجر، ظالم، مردود ہوئے، چونکہ یہ لوگ مبغوض بارگاہ اور مردود تھے اور ان قبیلوں میں تھے اس لیے ان قبائل کو ناپسند فرمایا اسی کی

تائید اُس حدیث سے ہوتی ہے جو ترمذی شریف میں اسی جگہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قبیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک مہلک ہوگا، چنانچہ جھوٹا تو مختار ابن ابی عبید ہوا اور مہلک ظالم حجاج ابن یوسف ہوا۔

آج ہم ایک خواجہ غریب نواز کی وجہ سے اجمیر کو اجمیر شریف کہتے ہیں، اور بعض بے وفاؤں کی وجہ سے کوفہ کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اجمیر شریف کے ہندو بھی اشرف ہوں اور کوفہ کے ابراہیم علیہ السلام یا نوح علیہ السلام یا حضرت علی المرتضیٰ پر زبان طعنہ دراز کی جائے، غرضیکہ یہ اعتراض بہت لچر اور پوچ ہے۔

اعتراض: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم معاویہ کو میرے ممبر پر دیکھو تو انہیں قتل کر دو، اس حدیث کو امام ذہبی نے نقل کیا اور صحیح بتایا، اس سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ لائق گردن زدنی تھے۔

جواب: اس کا جواب اس کے سوا کیا دیا جائے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کسی جھوٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھا اور امام ذہبی پر افترا کیا، سرکار فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے، خدا کا خوف چاہئے امام ذہبی نے تردید کے لئے یہ حدیث اپنی تاریخ میں نقل فرمائی، اور وہاں ساتھ ہی فرمادیا، کہ یہ موضوع یعنی گھڑی ہوئی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ حضور کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی، خود ہی اپنے زمانہ میں قتل کرا دیا ہوتا، پھر تمام صحابہ اور تابعین اور اہل بیعت نے یہ حدیث سنی مگر عمل کسی کسی نے نہ کیا، بلکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری

کر کے اُن کیلئے منبر رسول کو بالکل خالی کر دیا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم وعمل کی تعریفیں فرمائیں انہیں مجتہد فی الدین قرار دیا، انہیں کسی کو یہ حدیث نہ پہنچی چودہ سو برس کے بعد تمہیں پہنچ گئی۔

دشمنانِ امیر معاویہ کی سزا

ابراہیم میثرہ بیان کرتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت میں اس شخص کو کوڑے لگائے جس نے حضرت امیر معاویہ کو بدزبانی کا نشانہ بنایا، آپ نے اسے تین کوڑے لگوائے۔ (الاستیعاب مع الاصابہ ج ۳ ص ۳۸۳، دوسرا نسخہ ص ۶۷۹، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۹، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۱۶۴۶)

جہنمی کتا

علامہ شہاب الدین خفاجی حضرت امیر معاویہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومن یکن یطعن فی معاویہ
فذاك کلب من کلاب الھاویہ

جو حضرت امیر معاویہ پر زبان کھولتا ہے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

(نسیم الریاض ج ۴ ص ۵۲۵)

یہ بات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی نے بھی لکھی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۲۶۴)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

"دخلا فے ونزاع که درمیان اصحا واقع شده بود محمول برهوائے نفسانی نیست درصحبت خیر البشر نفوس ایشاں بتزکیه رسیده بود ند و از آوازدگی آزاد گشته"

جو جھگڑے اور لڑائیاں صحابہ کرام میں ہوئیں وہ نفسانی خواہش کی بنا پر نہ تھیں کیونکہ صحابہ نفوس حضور کی صحبت کی برکت سے پاک ہو چکے تھے اور ستانے سے آزاد۔

"ایں قدر می دانم که حضرت امیر در آں باب برحق بودند ومخالف ایشاں برخطا بوداما ایں خطا خطاء اجتهادی است تاسجد فسق نمیر ساند بلکه ملامت راهم دریں طور خطا گنجائش نیست که مخطی رانیزیك درجه است از ثواب"

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ ان جنگوں میں علی المرتضیٰ حق پر تھے اور ان کے مخالفین خطا پر لیکن یہ خطا اجتہادی ہے جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی بلکہ یہاں ملامت کی بھی گنجائش نہیں کیونکہ خطا کار مجتہد کو بھی ثواب کا ایک درجہ مل جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی اسی مکتوبات شریف جلد۲ مکتوبات سی و ششم صفحہ۲۷ میں جو خواجہ محمد تقی صاحب کو حقیقت مذہب اہلسنت کے بارے میں لکھا گیا۔ اس میں فرماتے ہیں: "هر گاه اصحاب کرام دربعض اُمور اجتهاد یه بآں سرور علیه الصلوٰة وتسلیمات مخالفت کرده اند بخلاف رائے آں سرور علیه الصلوٰة والتسلیمات حکم نموده اندوآں اختلاف ایشاں مذموم وملام بنور وضع

آں باوجود نزول وحی نیامده"۔

جبکہ صحابہ کرام بعض اجتہادی چیزوں میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رائے کی بھی مخالفت کرتے تھے اور حضور کی رائے کے مخالف رائے دیتے تھے اور ان کا یہ اختلاف نہ بُرا تھا نہ ملامت کے قابل اور اُن کے خلاف کوئی وحی نہ آئی۔

"مخالفت باامیر درامور اجتهاد یه چرا کفر باشدمخالفان چرامطعون وملام باشند محاربان امیر جم غفیر انداز اهل اسلام واز اجلاء اصحاب اند بعضے از ایشاں مبشر بجنت تکفیر وتشنیع ایشاں امر آسان نیست کبرت کلمة تخرج من افواههم"

تو حضرت علی کی مخالفت اجتہادی امور میں کفر کیسے ہوگئی۔ اور علی مخالفین پر طعن وملامت کیوں ہے حضرت علی سے جنگ کرنے والے اہل اسلام کی بڑی جماعت اور جلیل القدر صحابہ ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت آچکی ہے اُنہیں کافر کہنا یا ملامت کرنا آسان نہیں ہے بہت سخت بات ان کے منہ سے نکلتی ہے۔ حضرت مجدد صاحب قدس سرہ اس طویل مکتوب شریف میں کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں:

"صحیح بخاری که اصح کتب است بعد کتاب الله وشیعه نیز بآں اعتراف وارند فقیر از احمد نیتی که از کابر شیعه بودهاست شنیده ام که می گفت کتاب بخاری اصح کتب است بعد کتاب الله آنجاروایت هم از موافقان امیر است وهم از مخالفان امیر وبموافقت ومخالفت

مرجوح دراحج نداشته اند۔چنانچه از امیر روایت کنداز معاویه نیز روایت کند اگر شائبه طعن درمعاویه ودرروایت معاویه بودے هر گز کتاب روایت نه کردے واور درج نه کرو''۔

صحیح بخاری جو قرآن کے بعد بڑی صحیح کتاب ہے اور شیعہ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں شیعوں کے بڑے عالم احمد مغنیہ کو سنا کہ کہتا تھا قرآن کے بعد بخاری تمام کتب میں صحیح تر کتاب ہے اُس میں بھی حضرت علی کے مخالفین سے روایت موجود ہیں اور امام بخاری نے حضرت علی کی موافقت یا مخالفت کی وجہ سے حدیث کو راجح یا مرجوح نہ فرمایا۔امام بخاری جیسے کہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں ویسے ہی امیر معاویہ سے اگر امیر معاویہ میں طعنہ کا ادنیٰ شائبہ ہوتا تو امام بخاری اُن سے ہرگز روایت نہ کرتے اور درج نہ فرماتے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ان ارشادات گرامی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت مجدد کا عقیدہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا ہے۔اب جس مسلمان کے دل میں حضرت مجدد صاحب کی محبت ہو گی وہ امیر معاویہ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی نہیں کر سکتا۔اگر کرے گا تو حضرت مجدد صاحب کی جماعت سے خارج ہو گا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضور غوث پاک سرکار بغداد کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۷۸ میں اہلسنّت کا عقیدہ یوں بیان کیا گیا ہے:

واتفق اهل السنّة علی وجوب الکف عما شجر بینهم والامساک عن

مساویهم واظهار فضائلهم ومحاسنهم وتسلیم امرهم الی الله عزوجل علی ماکان وجری من اختلاف علیؓ وعائشة ومعاویة وطلحة والزبیر رضی الله عنهم علی ماقدمنا بیانه و اعطاء کل ذی فضل فضله کما قال الله تعالیٰ والذین جآء وا من بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ......الخ۔

سارے اہلسنّت اس پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام کی جنگوں میں بحث سے باز رہا جائے اور اُنہیں بُرا کہنے سے پرہیز کیا جائے،اُن کے فضائل اور ان کی خوبیاں ظاہر کی جائیں اور اُن بزرگوں کا معاملہ رب کے سپرد کیا جائے۔جیسے وہ اختلافات ج وحضرت علی اور حضرت عائشہ،معاویہ،طلحہ،زبیر رضی اللہ عنہم میں واقع ہوئے جس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں اور ہر عظمت والے کو اس کی عظمت کا حق دیا جائے،کیونکہ رب تعالیٰ مومنوں کی شان میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو مسلمان ان صحابہ کے بعد آئے وہ یوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمیں بخش دے......الخ۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو سن کر کوئی بھی سچا مسلمان بزرگوں کو ماننے والا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرکے اپنا ایمان برباد نہ کرے گا۔